REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یّشآء
عسٰی ان یّبعثک ربّک مقامًا محمودًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

۲۶ محرم الحرام ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۱۳ ظہور ۱۳۳۶ ہش ۔ ۱۳ اگست ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۱۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

عرب ممالک مشرق وسطی کے متعلق ہمرشول کا منصوبہ مسترد کر دینگے

جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے عرب جمہوریہ اور عراق کے وزراء خارجہ نیویارک روانہ ہو گئے

قاہرہ ۱۲ اگست۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی جنرل اسمبلی میں اپنے ملک کے وفد کی قیادت کے فرائض انجام دینے کے لئے نیویارک روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ نے فضائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ مشرق وسطی کے عوام ہی مشرق وسطی کے لئے پالیسی وضع کرنے کے مجاز ہیں۔ اور اگر مشرق وسطی پر باہر سے کوئی پالیسی مسلط کرنی گئی تو وہ عربوں کے لئے ناقابل قبول ہو گی۔

مبصرین نے ڈاکٹر فوزی کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشول مشرق وسطی کے بارے میں جو فارمولا مرتب کر رہے ہیں متحدہ عرب جمہوریہ اسے مسترد کر دے گی۔ بغداد کی اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ عراقی وزیر خارجہ مسٹر عبد الجبار بھی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے عازم نیویارک ہو گئے ہیں۔

متحدہ عرب جمہوریہ اور عراق کے اقتصادی تعلقات کے متعلق مذاکرات

ان مذاکرات میں صدر ناصر اور عراقی حکام حصہ لے رہے ہیں

دمشق ۱۲ اگست۔ شام کے وزیر اقتصادیات ورسد مسٹر خلیل نے بتایا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ اور شاہی عراقی جمہوریہ کے متحدہ اقتصادی تعلقات کے بارے میں اعلیٰ سطح کی بات چیت جاری ہے۔ جس میں صدر ناصر اور عراقی حکام حصہ لے رہے ہیں۔ دریں اثناء معلوم ہوا ہے کہ مصر و شام کا ایک وفد تجارتی معاہدہ کرنے کے لئے بغداد جا رہا ہے۔

شہزادہ فیصل کے نام خروشیف کا پیغام

قاہرہ ۱۲ اگست۔ قاہرہ کے اخبار "الاہرام" کی رپورٹ کے مطابق روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے سعودی عرب کے وزیر اعظم شہزادہ فیصل کو مشرق وسطی کے بارے میں ایک اہم پیغام روانہ کیا ہے۔ اس پیغام میں جنرل اسمبلی کے ہنگامی اجلاس کی اہمیت۔ لبنان اور اردن سے اینگلو امریکی فوجوں کے انخلا اور عرب ملکوں کے داخلی مسائل میں مغربی مداخلت ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۲ اگست۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

مبلغ امریکہ مولوی نور الحق صاحب انور بدھ کی شام کو ربوہ پہنچ رہے ہیں

مبلغ امریکہ مولوی نور الحق صاحب انور وہاں تقریباً چار سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل شام بروز بدھ چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ احباب بوقت مقررہ پر سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شرکت فرمائیں۔ (وکالت تبشیر)

پاکستان اور چین کے تجارتی سمجھوتہ پر تشویش

بنکاک ۱۲ اگست۔ پاکستان اور کمیونسٹ چین کے درمیان کپاس اور چاول کے متعلق تبادلہ اجناس کی بنیاد پر تجارت کا جو حالیہ سمجھوتہ ہوا ہے۔ تھائی لینڈ کی حکومت نے اس پر تشویش ظاہر کی ہے۔

سیاحت کا مقصد سائیکل پر سفر کئے بغیر پورا نہیں ہو سکتا

بائیسکل کے ذریعہ چھ ہزار میل کا سفر طے کرنیوالے نو مسلم جرمن سیاح کا دلچسپ لیکچر

ربوہ ۱۲ اگست۔ کل شام نماز مغرب کے بعد محلہ دار الصدر جنوبی کی نو تعمیر شدہ مسجد میں تقریر کرتے ہوئے نو مسلم جرمن سیاح جناب سعید فرانز نے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر اس خیال کا اظہار کیا کہ سیاحت کا اصل مقصد ملک در ملک سائیکل پر سفر کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ محلہ دار الصدر جنوبی کی لوکل تنظیم کے تحت ۶ ہزار میل لمبے سفر کے حالات پر انگریزی میں تقریر کر رہے تھے۔ جلسے میں صدارت کے فرائض مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے ادا کئے۔ جلسے کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو ہمارے ایک اور جرمن نو مسلم بھائی جناب تلف خالد نے کی۔ یاد رہے جناب سعید فرانز آسٹریا، یوگوسلاویہ، یونان، ترکی اور ایران ہوتے ہوئے ربوہ آئے ہیں اور قریباً ۶ ہزار میل کا طویل سفر انہوں نے سائیکل پر طے کیا ہے اور ابھی تک اس سخت جان سائیکل کے ٹائر ٹیوب بدلنے کی نوبت نہیں آئی ہے۔ دوران تقریر میں انہوں نے پہاڑوں وادیوں اور صحراؤں کے دشوار گزار سفر کے دلچسپ حالات بیان کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ انہوں نے یہ طویل سائیکل پر طے کرنے اور اس طرح صبر آزما حالات میں سے گزرنے کا کیوں فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیاحت کا اصل مقصد یہ ہے کہ مختلف ملکوں کے جغرافیائی حالات اور ان میں بسنے والے لوگوں کے طور طریق اور احوال و واقعات کا بچشم خود مشاہدہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

سٹیٹ بنک میں تعطیل

لاہور ۱۲ اگست۔ اعلان کیا گیا ہے کہ چودہ اگست کو سٹیٹ بنک آف پاکستان اور سب کلیرنگ بنکوں میں یوم استقلال پاکستان کی تعطیل ہوگی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر ... ضیاء الاسلام پریس ربوہ ... [illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ اگست

سیلاب

ہمارے ملک کے لئے سیلاب ایک دائمی خطرہ کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ کوئی سال ایسا نہیں گزرتا کہ جب سیلاب کی وجہ سے ملک میں سخت تباہی نہ آتی ہو چنانچہ امسال بھی گزشتہ سال کی طرح خاص طور پر ضلع سیالکوٹ اور شیخوپورہ سے سخت تباہی کی خبریں آ رہی ہیں۔ ویسے تو پنجاب کے تمام دریاؤں میں طغیانیاں آ رہی ہیں۔ اور ان سے بہت سا نقصان جان و مال ہوا ہے۔ لیکن متذکرہ اضلاع کے حالات تو بہت تشویشناک ہیں جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ سیلاب ہمارے ہاں اب کوئی استثنا نہیں رہے بلکہ معمول بن چکے ہیں۔ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے سیلاب اپنی مصیبتوں کے جلو کے ساتھ چلے آ رہے ہیں۔ جب وہ آتے ہیں۔ تو عوام اور حکومت، دونوں کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سیلابوں کی تباہی کے مقابلہ کے لئے آمادہ ہوتے نظر آنے لگتے ہیں۔ لیکن جونہی ان کی تباہیوں کے آثار کم ہوتے ہیں تو حکومت اور عوام گویا پھر گہری نیند میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ حکومت نے سیلابوں کے مقابلہ کے لئے کوئی سکیمیں نہیں بنائی ہیں۔ اور نہ اس کا یہ مطلب ہے کہ حکومت کچھ نہیں کر رہی۔ اور نہ یہ مطلب ہے کہ عوام اس دوران میں کچھ دلچسپی نہیں لیتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت بھی سوچتی ہے۔ اور کچھ کچھ عملی تدابیر کو بھی جامہ عمل پہناتی ہے اور عوام خاصکر جو سیلاب سے متاثر ہوتے ہیں وہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح اس بلا سے نجات حاصل ہونی چاہیئے۔ لیکن جب سیلاب آتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو حکومت نے کوئی انتظام کیا ہے اور نہ عوام کا احساس ہی کچھ کام کر سکا ہے۔

اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہمارے عوام کا احساس ابھی خام ہے۔ اور ہماری حکومت کے کام بھی اتنے تیز رفتار نہیں ہیں کہ وہ چند سالوں کے لئے ہی سیلابوں کو قابو میں رکھ سکنے کا کوئی خاطر خواہ انتظام کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ سب سے پہلی بات جو ہمیں تسلیم کر لینی چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ سیلاب ہر سال ضرور آتے رہیں گے اب یہ بات شاید شاذ و نادر میں داخل ہو گئی ہے۔ کہ کسی سال سیلاب نہ آئیں۔ کئی سالوں کا تجربہ مجبور کرتا ہے کہ ہم یہ بات تسلیم کر لیں۔

اگر یہ بات ہم اچھی طرح سمجھ جائیں اور اس معاملہ کو اس نقطہ نظر سے لیں تو پھر دوسری بات سوچنے کی یہ ہونی چاہیئے۔ کہ اس مصیبت کا مقابلہ کس طرح کیا جائے۔

اس ضمن میں ہمارا خیال ہے کہ اگر ہمارے عوام اور صاحبان اقتدار کے دلوں میں حب وطن کا صحیح جذبہ پیدا ہو جاتا تو یہی سیلاب جو ہمارے ملک کے لئے ہر سال تباہی کا باعث بن رہے ہیں ہمارے لئے رحمت بن سکتے تھے سیلابوں کا اتار چڑھاؤ بے شک ایک پیمانے پر قائم نہیں رہتا۔ لیکن یہ بالکل ممکن ہے۔ کہ ہم ایک اوسط درجہ کا منصوبہ بنا کر اور اس کی تکمیل کر کے اس مصیبت سے نہ صرف ایک بڑی حد تک نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ ان سے مفید کام بھی لے سکتے ہیں یہ درست ہے کہ یہ ایک دو دن بلکہ ایک دو سال کا کام نہیں ہے۔ لیکن اگر سارے عوام حب وطن کے صحیح جذبہ سے سرشار ہو کر اٹھیں تو بہت تھوڑی مدت میں ہم اس مصیبت پر فتح پا سکتے ہیں۔

سچی بات تو یہ ہے کہ اگر ہمارے ملک کے عوام تل جائیں تو ہمیں یقین ہے کہ اسی طرح جس طرح ہالینڈ و بلجیم کے عوام نے سمندر کو باندھ رکھا ہے ہم بھی سیلابوں کو پابہ زنجیر کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے عوام کے دلوں میں بھی خود اعتمادی اور امداد باہمی کے جذبات ابھر آئیں جن کی مستحکم بنیاد حب وطن کے جذبہ پر رکھی جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے مکان اپنے اثاث البیت اپنی فصلوں اور اپنے کھیتوں اور اپنی جانوں کو نہ صرف محفوظ کر لیں۔ بلکہ ان دیوانہ امواج کو پابہ زنجیر کر کے اپنی زمین کو سرسبز کھیتوں اور مچھلیوں کے ذخیروں میں منتقل کر کے رکھ دیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے لوگوں میں یہ جذبات موجود ہیں۔ چنانچہ سیلابوں میں مختلف پارٹیاں جو حکومت سے بالکل بے نیاز ہو کر ریلیف کا کام کرتی ہیں۔ وہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اگر ہمارے واعظین اور لیڈر بجائے سیاسی مصروفیتوں کے کچھ عرصہ کے لئے اپنا زیادہ تر وقت اس طرف صرف کریں۔ اور عوام کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندروں کو جو ان کی تقریریں سنتے ہیں۔ اگر اس رفاہ عام کے کام کی طرف متوجہ کیا جائے۔ تو یقیناً ہم خدمت خلق کا ریکارڈ قائم کر سکتے ہیں۔ اور چین کی طرح ہمارے عوام بھی ہمارے پیارے وطن کو زیادہ قابل رہائش زیادہ دلآویز اور زیادہ مفید بنا سکتے ہیں۔

ایک آدھ جماعت کے افراد جو سیلاب میں ریلیف کا کام کرتی ہیں۔ وہ تو صرف آٹے میں نمک کے برابر سمجھنا چاہیئے۔ البتہ ایسی جماعتوں کو نمونہ کے طور پر لے کر عوام کو بیدار کرنے کی کوشش یقیناً صحیح نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ تاہم صحیح نتائج اسی وقت پیدا ہو سکتے ہیں۔ جب ایسی جماعتیں بھی بے غرضی سے اس کام کو کریں۔ لیکن اگر ایسی جماعتوں کے پیش نظر بھی کوئی سیاسی غرض ہوگی تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

ایسا بے غرض نمونہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر سال جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی غرض نہیں رکھتی۔ اور جو ریلیف کا کام وہ کرتی ہے بغیر کسی صلہ کی توقع کے سرانجام دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ ہر جگہ اپنی سکت کے مطابق کام کرتی ہے۔ اس کے باوجود ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنی سرگرمیاں سیلاب کے مخصوص زمانے تک اور محض فوری امداد تک محدود نہ رکھے بلکہ اسے چاہیئے کہ عوام کے سامنے ہر وقت وقار عمل کا نمونہ پیش کرتی رہے۔ اور اپنے اپنے علاقے میں ہر جماعت سیلاب گزر جانے کے بعد بھی لوکل حالات کے مطابق بعض ایسے کام کرے۔ کہ جو آئندہ کے لئے اس علاقہ میں سیلابوں کی روک تھام کے لئے مفید ہوں۔

اس ضمن میں اصل کام یہ ہونا چاہیئے کہ اپنے اردگرد کے عوام کی ذہنیت کو ابھارا جائے۔ اور ان میں خود اعتمادی اور امداد باہمی کے جذبات پیدا کئے جائیں۔ اور وقار عمل کے لئے وقت دینے کے لئے ہر وقت تیار رہنے کی عادت ڈالی جائے۔ اگر جماعت احمدیہ عوام کو اس عظیم کام میں ہاتھ ڈالنے کے لئے آمادہ کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ تو خدمت خلق اور حب الوطنی کا یہ سب سے بڑا کارنامہ ہوگا۔ جس کا اجر انہیں اللہ تعالےٰ سے ضرور ملے گا۔

احتیاط

پاکستان کے اہل علم حضرات کو ملک کا اقتدار اپنے ہاتھ میں لینے کا بڑا شوق شروع ہوا ہے۔ چنانچہ انتخابات میں تقریباً تمام دینی جماعتیں حصہ لینے کے لئے تیاریاں کر رہی ہیں۔ اور بعض تو جوڑ توڑ میں بھی مصروف ہیں۔ . . .

. . . . .

کیونکہ سیاست بغیر جوڑ توڑ کے چل ہی نہیں سکتی۔ اس ضمن میں ہفت روزہ الاعتصام کا حسب ذیل نوٹ ملاحظہ فرمایئے۔

"آج سے تقریباً چار پانچ ماہ پہلے جمعیۃ اہلحدیث مغربی پاکستان نے اپنی سہ روزہ کانفرنس سرگودھا میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ تمام دینی جماعتوں سے ایک متحدہ اسلامی محاذ بنانے کی اپیل کی تھی۔ الحمدللہ اس کے بعد آج جمعیۃ علمائے اسلام کی مجلس عاملہ کل پاکستان بھی اس میدان میں اتر آئی ہے۔ اور اس نے واشگاف الفاظ میں نظام اسلام پارٹی اور جماعت اسلامی کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔ جس میں دونوں پارٹیوں کے سربراہوں نے آئندہ انتخابات میں باہمی مفاہمت اور تعاون کے ذریعہ اکر [illegible] ... کو کامیاب بنانے کا فیصلہ

(باقی بحکم [illegible])

بھابی جان اُمّ ناصر مرحومہ رض

(رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

سوات سٹیٹ ہوٹل
سیدو شریف
سوات
۴ راگست ۵۸ء

برادرم ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم - بھابی جان ام ناصر مرحومہ رض کی وفات کا اس قدر دل پر اثر ہے کہ ابھی کچھ لکھنا بھی مشکل ہے - مگر الفضل میں ان کی شادی کا سن غلط دیکھ کر لکھنے پر مجبور ہوں - (ممکن ہے تصیح ہو بھی گئی ہو - ابھی الفضل ملا نہیں) ان کی شادی غالباً سنہ ۱۹۰۲ء کے آخر یا سنہ ۱۹۰۳ء کے شروع میں ہوئی ہو گی - مجھے خدا کے فضل سے اکثر بہت بچپن کی باتیں یاد رہ گئی ہیں خواہ سن وغیرہ یا تفصیل میں کبھی غلطی ہو - بھابی جان رض پہلی بار بیاہی آکر صرف دو تین دن ہمارے گھر رہیں - چونکہ کم عمر تھیں ان کو جلد میکے بھجدیا گیا تھا - اور پھر سال بھر کے بعد ذرا اور بڑی ہو جانے پر دوبارہ رخصت ہو کر آ گئیں اور پھر گویا مستقل یہاں رہیں - ملنے کو کبھی کبھار چلی جاتی تھیں سنہ ۱۹۰۴ء میں گورداسپور کے سفر میں وہ ہمارے ساتھ تھیں اور اتنی دیر کی شادی شدہ تھیں - کہ کافی بے تکلف تھیں -

انہوں نے شادی کے بعد اس گھر کو اپنا گھر اور ہم لوگوں کو اپنے بہن بھائی سمجھا - ایک گھڑی کو بھی محبت کے بغیر ان کا سلوک یاد نہیں - نہایت پیار سے ہم لوگ رہے - مَیں بہت چھوٹی تھی ضرور ستاتی بھی ہوں گی - مگر ان کی شفقت میں کمی نہ آتی دیکھی - کبھی تیور پر بل نہ آتا تھا - ان کی سعید فطرت اور اس پر حضرت سیدنا بڑے بھائی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام) کی تربیت، گھر کا مبارک ماحول نیک نمونہ تھا - جو سونے پر سہاگہ ہو گیا تھا - لوگ کہتے ہیں کہ دو برتن بھی ایک جگہ ہوتے ہیں تو کھٹک جاتے ہیں - مگر ہم تو ایک بار بھی نہ کھٹکے تھے - مجھ سے جو محبت تھی وہ آخر دم تک نبھائی - ہمارے بچوں کے آپس میں رشتے ہوئے ایسے میں سَو باتیں قدرتاً ہو جاتی ہیں بدمزگی کی - اور ہو سکتی تھیں - مگر ہمارے ذاتی تعلقات پر کوئی اثر کبھی نہ پڑا - نہ انہوں نے نہ مَیں نے ان رشتوں کو پہلے رشتہ کے درمیان کبھی بھی حائل ہونے دیا - حضرت اماں جان رض (حضرت اُمّ المومنین علیہا السلام) کے بعد اور بھی محبت و شفقت خصوصیت سے اُن کی جانب سے حاصل رہی - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ -

حضرت مسیح موعودؑ سے بہت اور حضرت اماں جان رض سے بھی خاص تعلق تھا - بچپن تھا مگر فطرتی شرم اور جھجھک کی وجہ سے اُن کے سامنے خاموش ہی رہتی تھیں زیادہ تر - بہت کم اس زمانہ میں بات کرتے بڑوں سے مَیں نے اُن کو دیکھا - اکثر وقت اپنے کمرے میں گذارتی تھیں - اکثر شام کو باہر آنا تو مؤدب ہو کر بیٹھنا اور حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے بھی دوپٹہ بہت لپیٹ کر اوڑھے رکھنا ان کا طریق تھا - جسے پنجابی میں "دوہری بُکّل" کہتے ہیں - اب لڑکیوں نے شاید یہ طریقہ دیکھا بھی نہ ہو - اسی صورت میں دوپٹہ اوڑھکر صحن میں نکلتی تھیں - یہ ایک طرح کا گھر کا پردہ ہی ہوتا ہے حالانکہ اسوقت شروع میں پردہ والا کوئی گھر میں خاص نہ ہوتا تھا - بڑے ماموں جان رض اکثر باہر اور چھوٹے ماموں جان رض اور دوسرے میرے بھائی تو ابھی چھوٹے لڑکے سے تھے مگر انہوں نے ہمیشہ بہت لحاظ اور شرم کا طریق یکساں ملحوظ رکھا - کبھی مَیں نے ان کو لڑکوں سے بات کرتے نہیں دیکھا - مجھے بیشک ہر وقت یعنی جتنا بھی وقت مل سکتا اپنے پاس رکھنے کی کوشش کرتی تھیں - لحاظ شرم و حیا اور صبر و رضا ان کی خصوصیات میں سے تھے -

حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت کی بہت خواہش رہتی تھی - مجھے یاد ہے زیادہ بے تکلف نہ تھیں مگر وضو فرمانے لگتے تو لوٹا اُٹھا کر پانی ڈالنے لگتیں - غرض اسی طرح چاہتی تھیں کہ کوئی کام کروں - گورداسپور میں جب حضرت مسیح موعودؑ عدالت میں تشریف لیجاتے تو میرے ساتھ ٹوکرا لگا کر مینا چڑیاں پکڑا کرتی تھیں بہت ہی ذوق شوق سے کہ واپس آئیں گے تو آپؑ کیلئے شکار کا گوشت تیار رکھیں گے - حضرت اقدسؑ بھی بہت شفقت فرماتے تھے - ایک بار یونہی کسی نے بات اُڑا دی تھی کہ میاں (حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام) دوسری شادی کریں گے تو حضرت مسیح موعودؑ نے سُن کر بہت پیار سے بھابی جان رض کو دلاسا دیا اور فرمایا کہ "میری زندگی میں تم کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی" - اسوقت مغرب کا وقت تھا اور آپؑ وضو فرما رہے تھے - اُسی صحن میں تھے جو اب دارالمسیح قادیان میں ام ناصر کا صحن کہلاتا ہے - وہ بات پوری ہوئی - شادیاں مقدر تھیں ہو کر رہیں مگر حضرت اقدسؑ کی زندگی میں یہ تکلیف بھابی جان رض کو نہیں پہنچی -

دُعاؤں میں بے حد شغف تھا - بہت دُعائیں کرنے والی تھیں - جب میرا پہلا بھتیجا نصیر احمد فوت ہو گیا اور پھر بچہ کافی عرصہ تک نہ ہوا تو چونکہ اب سمجھ اور فکر کا زمانہ آگیا تھا تو انہوں نے اولاد کے لئے بیحد دُعائیں کیں - ایک بار ایک بات سے رنج پہنچا تو مجھے خود بتایا کہ مَیں نے تمام شب قریباً رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں اور اسی ماہ میں ناصر احمد کی پیدائش کے آثار ظاہر ہو گئے -

پھر تو خدا کے فضل سے اُوپر تلے اللہ تعالیٰ نے بیٹے بھی دیئے اور بیٹیاں بھی - مبارک زندگی تھی مبارک انجام ہوا - اللہ تعالیٰ جنّتِ اعلیٰ میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجات عطا فرمائے -

احباب سے التجا ہے - کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی صحت اور زندگی کے لئے خصوصیت سے بے حد دُعائیں کریں - مجھے فکر ہے خواہ کتنا بھی اعلیٰ درجہ کا صبر ان کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے پھر بھی بشریت کا تقاضا ہے کہ اتنے پُرانے رفیق کا جُدا ہو جانا دل پر اثر انداز ہو - خدا کرے ان کی صحت کو دھچکا نہ لگے -

فقط

مُبارکہ

اپنی اُمّی جان کی یاد میں

از صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

آج کیوں ہیں اس طرح دل سب کے غمگین و اداس
کیوں فضائے ربوہ پر چھائے ہیں یوں یاس و ہراس
گلشنِ ہستی پہ کیوں یہ غم کے بادل چھا گئے
کون رخصت ہو گیا ایسے کہ آنسو آ گئے
یہ زمیں مغموم ہے یہ آسماں افسردہ ہے
بات کیا ہے آج ہر خورد و کلاں آزردہ ہے
آج امی جان چل دیں ہم کو تنہا چھوڑ کے
گلشنِ عالم سے اپنے سارے رشتے توڑ کے
زوجیت سن ۲ میں پائی مصلح موعود کی
آپ ہی پہلی بہو تھیں مہدئ مسعود کی
آئیں تھیں سن ۳ء میں بن کر وہ اس گھر میں دلہن
بعد پچپن سال کے رخصت ہوئیں اوڑھے کفن
وہ جو گھبراتی ہمیشہ شب کی تاریکی سے تھی
آج وہ ہے قبر کی مٹی تلے سوئی ہوئی
عزم و ہمت کا مرقع رحم کا پیکر تھیں وہ
صبر و استقلال کا اک قیمتی گوہر تھیں وہ
اُن کے دل میں موجزن احیائے دیں کا جوش تھا
دین کی خاطر نہ بچوں کا نہ اپنا ہوش تھا
اُن کے ہی ایثار سے الفضل تھا جاری ہوا
اُن پہ رکھ تو فضل کا سایہ ہمیشہ اے خدا
صدرِ لجنہ ابتداء سے تا دمِ آخر رہیں
ساری مستورات کی نظروں کا مرکز آپ تھیں
آج تک دیکھا کبھی ہم نے نہ اُن کو خشمگیں
اِس قدر صدمے سہے ماتھے پہ بل آیا نہیں
اے کہ تھی سرمایۂ مہر و وفا ان کی حیات
اے کہ بن ان کے نظر آتی ہے سونی کائنات
بعد کی نسلیں ہمیشہ آپ کو رکھیں گی یاد
آپ کی یہ شفقتیں اور آپ کا صدق و سداد
آپ کے گھر کیسے کیسے صف شکن پیدا ہوئے
یہ بجا ہے گر کہوں فخرِ زمن پیدا ہوئے
منہمک ہیں اور سب جو خدمتِ اسلام میں
دین کا پہلو عیاں ہے ان کے ہر اک کام میں
دیکھ کر غمگیں ہمیں بے تاب ہو جاتی تھیں وہ
اپنی شیریں گفتگو سے ہم کو بہلاتی تھیں وہ
عید کے دن اُن کے گھر میں جمع ہو جاتے تھے ہم
زیست کے دلچسپ عنوانوں میں کھو جاتے تھے ہم
اب خیالِ عید سے میرا لرز جاتا ہے دل
پچھلی باتیں یاد کر کے سخت گھبراتا ہے دل
سوچتی ہوں شام کو اب کس جگہ جائیں گے ہم
اپنی اُمی جان کو اب کس جگہ پائیں گے ہم
لیک ہم شکوہ خدا کا لب پہ لا سکتے نہیں
راز کو آقا کے بندے اس کے پا سکتے نہیں
پا نہیں سکتے کبھی باتوں کو ہم افلاک کی
شاید اس میں مصلحت ہو کچھ خدائے پاک کی
ہے دعا حاصل ہو اس کی روح کو عالی مقام
اور اُس کی پاک ہستی پر ہوں لاکھوں ہی سلام

یہ رشیدہ بیگم کون ہیں؟

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

ایک خاتون رشیدہ بیگم کے دعا وغیرہ کے لئے خطوط آتے رہتے ہیں۔ مگر وہ اپنے خطوں میں اپنا پتہ نہیں لکھتیں۔ جس کی وجہ سے جواب نہیں بھجوایا جا سکتا۔ اس کے علاوہ چند دن ہوئے ان کی طرف سے ایک خط آیا ہے۔ جس کے اندر دو روپے تھے۔ چونکہ ایسا خط ڈاکخانہ کے قانون کے خلاف تھا۔ پوسٹ آفس والوں نے شبہ ہونے پر ایک روپیہ جرمانہ ڈال دیا۔ پس اس اعلان کے ذریعہ رشیدہ بیگم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ (۱) وہ ہمیشہ اپنے خط کے نیچے اپنا پتہ لکھا کریں (۲) اگر کوئی رقم بھجوانی ہو تو منی آرڈر کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ قانون شکنی کے علاوہ نقصان بھی ہوتا ہے۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۱/۸/۵۸

درخواست دعا

میرا بھانجا عزیز منصور علی سلمہ۔ وکیل۔ بھاگلپور عرصہ سے طحال کے بڑھ جانے اور کالا آزار کے امراض میں مبتلا ہے۔ کافی علاج کیا گیا۔ لیکن سب بے فائدہ ثابت ہوا۔ اب کچھ اور دشواریاں ثابت ہو گئی ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہو گئی ہے۔ سلسلہ کے بزرگوں اور احباب سے درخواست ہے۔ عزیز منصور علی سلمہ کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ عزیز موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اہلیہ میجر محمد اسمٰعیل صاحب بھاگلپوری خلیل منزل
دار الصدر غربی۔ ربوہ ۱۲/ اگست ۵۸ء

پردہ کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ضروری تنبیہ

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ جون ۵۸ء کو خطبہ جمعہ (الفضل ۲۷ جون ۵۸ء) میں جماعت کو مستورات کے پردہ کے متعلق تنبیہ فرمائی ہے۔ اس خطبہ کے چند اقتباسات بہنوں کی فوری توجہ کے لئے شائع کئے جاتے ہیں:۔

فرمایا:۔

"میں اس خطبہ کے ذریعہ ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں

تنبیہ کرتا ہوں

اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باقی احمدی بھی مجرم ہیں۔ کیونکہ محض اس لئے کہ فلاں شخص بڑے مالدار ہیں تم ان کے ہاں جاتے ہیں جو ان کے ہاں کھانا کھاتے ہو اور ان سے دوستی اور محبت کے تعلقات رکھتے ہو۔ تمہارا تو فرض ہے کہ تم ایسے آدمی کو سلام بھی نہ کرو۔ تب بے شک سمجھا جائیگا کہ تم میں غیرت پائی جاتی ہے۔ اور تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کروانا چاہتے ہو۔ لیکن اگر تم ایسے شخص سے مصافحہ کرتے ہو۔ اس کو سلام کرتے ہو اور اس سے تعلقات رکھتے ہو تو تم ویسے ہی مجرم ہو جیسے وہ ہیں۔ پس آج

میں اعلان کرتا ہوں

کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ باہر لے جاتے ہیں اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو نہ ان سے مصافحہ کرو۔ نہ انہیں سلام کرو۔ نہ ان کی دعوتوں میں جاؤ اور نہ ان کو کبھی دعوتوں میں بلاؤ تاکہ انہیں محسوس ہو کہ ان کی قوم اس فعل کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ...... لیکن اگر تم ایسے لوگوں سے تعلقات رکھتے ہو۔ جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو صرف وہی نہیں بلکہ تم بھی پکڑے جاؤ گے۔ خدا کہے گا کہ ان لوگوں کو تم نے اس گناہ پر دلیری اور جرأت دلائی اور انہوں نے سمجھا کہ ساری قوم ہمارے اس فعل کو پسند کرتی ہے پس آئندہ ایسے احمدیوں سے نہ تم نے مصافحہ کرنا ہے اور نہ انہیں سلام کرنا ہے نہ ان کی دعوتوں میں جانا ہے۔ نہ ان کو کبھی دعوت میں بلانا ہے۔ نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا ہے اور نہ ان کو جماعت میں کوئی عہدہ دینا ہے بلکہ اگر ہو سکے تو ان کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا۔ اسی طرح ہماری

جماعت کی عورتوں کو چاہیئے

کہ ان کی عورتوں سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھیں۔ تمہیں اس سے کیا کہ کوئی کتنا مالدار ہے۔ تمہیں کسی مالدار کی ضرورت نہیں تمہیں خدا کی ضرورت ہے اگر تم اللہ تعالےٰ کے لئے ان مالداروں سے قطع تعلق کرو گے تو بے شک تمہارے گھر میں وہ مالدار نہیں آئے گا لیکن

تمہارے گھر میں خدا آئے گا

اب بتاؤ تمہارے گھر میں کسی مالدار آدمی کا آنا عزت کا موجب ہوگا یا خدا تعالےٰ کا آنا عزت کا موجب ہے۔ بڑے سے بڑا مالدار بھی ہو تو خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی پس

میں یہ اعلان کرتا ہوں

کہ آئندہ ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھا جائے۔ تم اس بات سے مت ڈرو کہ اگر یہ لوگ علیحدہ ہو گئے تو چندے کم ہو جائیں گے ...... اگر یہ دس بیس آدمی نکل جائیں گے تو کیا ہو جائے گا۔ ہمیں تو یقین ہے کہ اگر ایک آدمی نکلے گا تو خدا تعالےٰ اس کی جگہ ہمیں ہزار دیدیگا پس ہمیں ان کے علیحدہ ہونے کا فکر نہیں ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ صرف نام کے احمدی نہ ہوں بلکہ عملی طور پر بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ہوں۔ مگر یاد رکھو۔

پردہ سے مراد وہ پردہ نہیں

جس پر پرانے زمانہ میں ہندوستان میں عمل ہوا کرتا تھا اور عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھا جاتا تھا۔ اور نہ پردے سے مراد موجودہ برقعہ ہے۔ یہ برقعہ جس کا آجکل رواج ہے صحابہؓ کے زمانہ میں نہیں تھا اس وقت عورتیں چادر کے ذریعہ گھونگھٹ نکال لیا کرتی تھیں۔ جس طرح شریف زمیندار عورتوں میں آجکل بھی رواج ہے ..... پس شریعت نے پردہ محض چادر اوڑھنے کا نام رکھا ہے۔ اور اس میں بھی

گھونگھٹ نکالنے پر زور

دیا ہے۔ ورنہ آنکھوں کو بند کرنا جائز نہیں۔ یہ عورت پر ظلم ہے۔ اسی طرح عورت کو اپنے ساتھ لے کر بشرطیکہ وہ پردہ میں ہو سیر کرنے میں بھی کوئی ہرج نہیں۔

لیکن

منہ سے کپڑا اٹھا دینا یا مکسڈ پارٹیوں میں جانا جبکہ ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح عورت کا مردوں کو شعر گا گا کر سنانا بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ ایک لغو فعل ہے غرض

عورتوں کا مکسڈ مجالس میں جانا

مردوں کے سامنے اپنا منہ ننگا کر دینا اور ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرنا یہ سب ناجائز امور ہیں۔ لیکن ضرورت کے موقع پر شریعت نے بعض امور میں انہیں آزادی بھی دی ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کے الفاظ استعمال فرما کر بتا دیا ہے کہ جو حصہ مجبوراً ظاہر کرنا پڑے اس میں عورت کے لئے کوئی گناہ نہیں۔ اس اجازت میں تمام مزدور عورتیں بھی شامل ہیں جنہیں کھیتوں اور میدانوں میں کام کرنا پڑتا ہے اور چونکہ ان کے کام کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ ان کے لئے آنکھوں اور اس کے ارد گرد کا حصہ کھلا رکھنا ضروری ہے [illegible] کے کام میں دقت پیدا ہوتی ہے اس لئے اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کے ماتحت ان کے لئے آنکھوں سے لے کر ناک تک کا حصہ کھلا رکھنا جائز ہوگا۔ چونکہ انہیں بعض دفعہ پانی میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ان کے لئے یہ بھی جائز ہوگا کہ پاجامہ ڈریس لیں اور ان کی پنڈلی ننگی ہو جائے ...... غرض کوئی دقت ایسی نہیں جس کا ہماری شریعت نے علاج نہیں رکھا۔ مگر باوجود اتنے بڑے انعام کے خدا تعالےٰ نے لوگوں کی سہولت کے لئے ہر قسم کے احکام دئیے ہیں۔ اگر کوئی شخص پردہ کو چھوڑتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ قرآن کی ہتک کرتا ہے ایسے انسان سے ہمارا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ وہ ہمارا دشمن ہے اور ہم اس کے دشمن ہیں اور

ہماری جماعت کے مردوں اور عورتوں کا فرض ہے

کہ وہ ایسے احمدی مردوں اور ایسی احمدی عورتوں سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں کہ فلاں عورت بڑے مالدار آدمی کی بیوی ہے۔ تمہارا فخر اس میں ہے کہ تمہارے فرشتوں سے تعلقات ہوں اور فرشتوں سے وہی لوگ ملتے ہیں جو خدا تعالےٰ کے کامل فرمانبردار ہوں پس ان لوگوں کی مت پرواہ کرو اور اس بات سے نہ ڈرو کہ اگر یہ لوگ الگ ہو گئے تو کیا ہو جائے گا۔ اگر ان میں سے ایک شخص علیحدہ ہوگا تو اس کی جگہ ہزار آدمی تم میں شامل ہوگا۔ بلکہ آئندہ ان کی جگہ ہزاروں بڑے مالدار تم میں شامل ہوں گے۔ پھر ان کی تعداد خدا تعالےٰ کے فضل سے بڑھتی چلی جائے گی۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر تم میں حیا پیدا ہو گئی تو تمہارے عمل کو دیکھ کر مسلمانوں کا شریف طبقہ تمہاری اقتدا کرنے پر مجبور ہوگا۔ بلکہ بعض باتوں میں غیر مذاہب بھی ہماری جماعت کے نمونہ کا لوگوں پر بڑا بھاری اثر ہے۔"

جملہ لجنات اماء اللہ کا فرض ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ خطبہ تمام بہنوں کو فوری طور پر سنائیں۔ اور اس کے بعد انہیں ہر مہینے کم از کم ایک دفعہ سنایا جائے۔ پھر اس کی تعمیل کے متعلق اپنی ماہانہ رپورٹوں میں مرکز کو اطلاع دیتی رہیں۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہماری کمزوریاں دور فرمائے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کی کما حقہ تعمیل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار نائبہ سیکرٹری
شعبہ تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

شوریٰ انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۳۱ راکتوبر ویکم نومبر) کے دوران میں مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کیلئے زعماء کرام کی طرف سے تجاویز جلد دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ زیر دفعہ ۶۹ دستور اساسی مجلس انصار اللہ مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کر کے مجلس شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کر سکے۔

قائمقام قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

حضرت سیدہ اُمِّ ناصر رضی اللہ عنہا کے انتقال پر دلی رنج و غم کا اظہار

احمدی جماعتوں اور لجنات اماء اللہ کی تعزیتی قراردادیں

حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات کے صدمہ کو جماعت احمدیہ کے ہر طبقہ نے شدت سے محسوس کیا ہے۔ چنانچہ انفرادی طور پر پیغامات تعزیت کے علاوہ جماعت کی مختلف تنظیموں مثلاً خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ کی طرف سے بھی غیر معمولی طور پر کثرت سے تعزیتی قراردادیں موصول ہو رہی ہیں جن میں حضرت سیدہ مرحومہ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کر کے آپ کی جدائی پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی گئی ہیں کہ وہ سیدہ مرحومہ مغفورہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ مرحومہ کے فرزندان، صاحبزادیوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد سے گہری ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ الفضل میں بہت سی تعزیتی قراردادیں شائع ہو چکی ہیں۔ چونکہ تمام قراردادوں کو درج کرنے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے ذیل میں ان مقامات کے نام درج کر دیئے جاتے ہیں۔ جہاں سے تعزیتی قراردادیں موصول ہوئی ہیں:

لجنہ اماء اللہ احمد نگر۔ لجنہ اماء اللہ پشاور۔ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ۔ لجنہ اماء اللہ دار الرحمت وسطی حلقہ نمبر۲۔ خدام الاحمدیہ حافظ آباد۔ جماعت احمدیہ چک منگلہ ضلع سرگودھا۔ لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ۔ جماعت احمدیہ شہزادہ ضلع سیالکوٹ۔ جماعت احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان۔ جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔ جماعت احمدیہ رحیم آباد ضلع نواب شاہ۔ جماعت احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ جماعت احمدیہ ڈڈا بگجا ضلع سرگودھا۔ خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر۔ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب۔ جماعت احمدیہ ڈیہو کے ضلع سیالکوٹ۔ گوکھووال ضلع لائلپور۔ خدام الاحمدیہ راولپنڈی۔ جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔ جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ جماعت احمدیہ چونڈہ۔ جماعت احمدیہ پنوکی۔ جماعت احمدیہ زرخاں مری ضلع نواب شاہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور۔ خدام الاحمدیہ منٹگمری۔ خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ۔ جماعت احمدیہ سید والہ ضلع شیخوپورہ۔ جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی۔ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں۔ جماعت احمدیہ نصرت آباد۔ جماعت احمدیہ سمندری۔ جماعت احمدیہ قبیر والا۔ لجنہ اماء اللہ جھنگ۔ جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۱ براریح وام پورہ ضلع لائلپور۔ جماعت احمدیہ عارف والا۔ لجنہ اماء اللہ عارف والا۔ جماعت احمدیہ ادرحمہ۔ جماعت احمدیہ حافظ آباد۔ جماعت احمدیہ سمہ سٹہ۔ جماعت احمدیہ خوشاب۔ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ۔ جماعت احمدیہ جڑانوالہ۔ لجنہ اماء اللہ نبی سر روڈ۔ جماعت احمدیہ منڈی مریدکے۔ جماعت احمدیہ مردان شہر۔ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ۔ خدام الاحمدیہ ملتان شہر۔ جماعت احمدیہ شاہدرہ۔ جماعت احمدیہ پشاور۔ جماعت احمدیہ شورکوٹ۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی۔ جماعت احمدیہ حلقہ دھرم پورہ لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑیانوالہ ضلع سیالکوٹ بہت دیر سے بیمار چلے آتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ ان کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار: شفاء اللہ زرگر دار الرحمت۔ ربوہ

(۲) میرے والد غلام محمد صاحب کو عرصہ سے سر میں تکلیف ہے۔ سر میں بہت اونچی آوازیں آتی رہتی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ نیز کسی دوست کو اگر کوئی نسخہ معلوم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔
راجہ طاہر احمد مسلم ٹیلرنگ ہاؤس بلاک نمبر۸ سرگودھا

(۳) میری خوش دامن صاحبہ (اہلیہ بابو عبد الحمید صاحب آف لاہور) ڈیڑھ سال سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
بشارت احمد راولپنڈی

(۴) میری والدہ محترمہ بعارضہ پیچش و بخار بیمار ہے۔ اور مجھے بھی بخار ہو جاتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین
(فیض محمد ابن چوہدری عطا محمد صاحب لائلپور)

(۵) میری بچی کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔ احباب اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔
محمد علی کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر لجنہ اماء اللہ قادیان کی

قرارداد تعزیت

لجنہ اماء اللہ قادیان کی تمام ممبرات حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی نہایت درجہ افسوسناک اور رنجدہ وفات پر اظہار تعزیت کرتی ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت سیدہ موصوفہ بہت بلند مرتبت صحابیہ اور قابل تقلید صالحہ خاتون تھیں آپ نے ہمارے پیارے امام حضرت المصلح موعود کی زوجیت میں چون ۵۴ سال کا عرصۂ رفاقت نہایت شاندار رنگ میں گذارا ہے۔ آپ کی وفات حسرت آیات سے حضور پُر نور کو جو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ اسی طرح آپ کی اولاد اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کے دیگر افراد کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس وجہ سے جو خلا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ میں پیدا ہو گیا ہے۔ اسے اپنے خاص فضل سے پورا فرمائے۔ آمین

انصار اللہ کا آئندہ امتحان

انصار اللہ کا آئندہ امتحان انشاء ۱۹ اکتوبر ۵۸ء کو منعقد ہوگا۔ اس کے لئے قرآن مجید کے دوسرے پارہ کے نصف اول کا ترجمہ نصاب ہوگا۔

اراکین انصار سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شمولیت فرمادیں ــــ زعماء کرام۔ شریک ہونے والے احباب کے اسماء گرامی سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع فرماویں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انتخاب نائب صدر
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر کا انتخاب سالانہ اجتماع ۵۶ء کے موقعہ پر ہوا تھا۔ دستور اساسی کے قاعدہ ۹۹ کے ماتحت یہ انتخاب ہر دو سال کے بعد ہوتا ہے۔ چنانچہ امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر نائب صدر کا انتخاب ہوگا۔ قائدین کو چاہیئے کہ نائب صدر کے انتخاب کے بارہ میں جملہ قواعد سے نمائندگان کو اچھی طرح آگاہ کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بی اے بی ایس سی سپلیمنٹری امتحان

۳/۹/۵۸ کو ہونے والے سپلیمنٹری امتحان کے لئے آخری تاریخ فارم داخلہ بغیر لیٹ فیس کی توسیع ۱۵/۸/۵۸ تک ہو گئی ہے۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ (اہلیہ چوہدری عبد الرحمن صاحب مرحوم سربراہ نمبردار قادیان) مورخہ ۲۹/۷/۵۸ کو بوقت ۲ بجے دوپہر وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کے لئے نماز جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت فرمائیں۔

(محمد افضل نسیم آباد)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۳۱ میں محمد اشرف ممتاز شاہد ولد چوہدری ولی محمد صاحب قوم جٹ اکالواں پیشہ ملازمت و واقف زندگی عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸-۷-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا بقید حیات ہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۹۰ روپے حصہ جنگائی الاؤنس وغیرہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد: محمد اشرف ممتاز شاہد آف گھٹیالیاں

گواہ شد: محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد: محمد شفیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

نمبر ۱۵۰۳۲ میں غلام حیدر ولد محمد خان قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن رائے پور ڈاکخانہ خانپور سیداں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸-۷-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ضلع رائے پور میں چھ گھماؤں زمین ہے جس کی قیمت تقریباً چھ ہزار روپے ہے اور میں آج کل کریم نگر فارم میں بطور مزارعہ کام کرتا ہوں جس سے مجھے اوسطاً آمد پچاس روپے ماہوار ہے میں اپنی کل جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: غلام حیدر

گواہ شد: محمد صادق اکاؤنٹنٹ کریم نگر

گواہ شد: فضل احمد منیجر کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر

جعلی بھارتی نوٹ بنانیوالے گرفتار

کراچی ۱۱ راگست وفاقی دارالحکومت پولیس نے گزشتہ جمعہ کو جعلی بھارتی کرنسی بنانے والوں کے ایک بڑے اور منظم گروہ کا سراغ لگا کر آٹھ ہزار روپے سے زائد مالیت کے بھارتی نوٹوں پر قبضہ کر لیا اس سلسلے میں تین افراد سید عبدالخالق مولوی نسیم الدین اور شفقت علی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مزید تحقیقات جاری ہے

اردن سے امریکی کنبوں کا انخلاء

عمان ۱۱ راگست۔ اردن میں امریکی سفارتخانہ کی طرف سے ان افواہوں کی تردید کی گئی ہے کہ حکومت امریکہ نے اردن میں مقیم تمام امریکی عورتوں اور بچوں کے انخلاء کا حکم دے دیا ہے تاہم سفارتخانے کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ۱۹۵۶ء کے سویز کے بحران کی طرح امریکی کنبوں کو اردن چھوڑنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

عراق اور عرب جمہوریہ میں ویزا ختم

دمشق ۱۱ راگست۔ ایک مقامی اخبار کی اطلاع کے مطابق آئندہ عراق اور مصر و شام کی متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان آمد و رفت کے لئے ویزا کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اخبار نے لکھا ہے کہ ان ملکوں میں گہرے تجارتی اور ثقافتی تعلقات قائم کرنے کے لئے ویزا سسٹم ختم کر دیا جائے گا

اردن کیلئے مزید ۳۰ لاکھ ڈالر

عمان ۱۱ راگست۔ اردن میں امریکہ کے ناظم الامور مسٹر تھامس رائٹ نے وزیر اعظم سمیر رفاعی کو اطلاع دی ہے۔ کہ امریکی حکومت نے اردن کو فوری طور پر مزید اڑتیس لاکھ تیس ہزار ڈالر اقتصادی امداد کی شکل میں دینا منظور کر لیا ہے۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق اردن اس رقم سے اسلحہ نہیں خرید سکے گا۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

کیا ہے۔

ہمارے خیال میں نظام اسلام پارٹی اور جماعت اسلامی کا ذوق یہاں پورے طور پر قابل تحسین ہے۔ وہاں ابھی ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ ان کی مفاہمت اور تعاون کی پالیسی کن بنیادوں پر قائم ہے۔ کیا وہ سب کے لئے قابل قبول بھی ہیں یا نہیں۔ اسی طرح یہ بھی دیکھنا ہے کہ کیا وہ اس امر کی متحمل بھی ہیں کہ کوئی دوسری جماعت ان کے ساتھ اشتراک کر کے اپنے شخصی وقار اور مستقبل کو سلامت رکھ سکتی ہے؟

کیا اس مفاہمت اور تعاون کے یہ معنی تو نہیں ہیں کہ الیکشن کے سلسلہ میں وہ دوسری جماعتوں کو اپنی اغراض کے لئے آلہ کار کے طور پر استعمال کریں گی اور یہ بطور آلہ کار ان کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہو کر رہ جائیں۔!

اس لئے بہتر ہے کہ "نظام اسلام پارٹی" اور "جماعت اسلامی" سے پہلے اس سلسلہ میں کھل کر باتیں کر ۔۔۔ لی جائیں۔ اور یہ معلوم کر لیا جائے کہ ان کے باہمی تعاون کی تفصیلات کیا ہیں اور ان کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے مجوزہ وفاق کی پوزیشن کو صاف کر دیں۔

ان تمام پہلوؤں سے اطمینان حاصل کر لینے کے بعد تمام اسلام پسند جماعتوں کو متحد ہو کر ہر خود غرض قوم فروش اور بے دین سیاسی تحریک کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے میں عقلمندی سے کام لینا چاہیئے ــــ ورنہ ان جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا زلہ ربا بن کر رہ جائیں گی۔

عزیز زبیدی"

(الاعتصام لاہور ۸ راگست ۱۹۵۸ء)

آخر الذکر الفاظ میں الاعتصام نے جس احتیاط کا ذکر کیا ہے وہ دراصل اس کہاوت کے پیش نظر سمجھنی چاہیئے کہ آگ کا جلا دودھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ ہمیں بڑی خوشی ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات باہم رواداری کے اسلامی اصول لا اکراہ فی الدین کے پیش نظر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں۔ اس طرح دینی تنازعات کی وجہ سے ملک کو جو بدامنی کا خطرہ لگا ہے وہ مٹ جائیگا لیکن ۱۹۵۳ء کا تجربہ بتاتا ہے کہ

پھر جا جمع سے آشتہ ۔۔۔۔

فسادات، فسادات، فسادات

اس ضمن میں ہم الاعتصام کو صرف اتنا مشورہ دینا چاہتے ہیں کہ غور سرسری نہیں ہونا چاہیئے بلکہ چاہیئے کہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی نہ صرف رپورٹ بلکہ پوری مسل خاص طور سے زیر غور لائی جائے۔ اگرچہ صحیح اصول یہی ہے

من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ

تمام پاکستان میں باسٹھ ہزار سے زائد موٹر گاڑیاں ہیں

مرکزی محکمہ مواصلات کے اعداد و شمار

کراچی ۱۱ راگست۔ مرکزی محکمہ مواصلات کے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق تیس ستمبر ۱۹۵۷ء کو پاکستان کی سڑکوں پر باسٹھ ہزار تین سو چھہتر موٹر گاڑیاں چل رہی تھیں۔

ان میں سے نو ہزار تین سو چھتیس گاڑیاں مشرقی پاکستان میں۔ اکتیس ہزار سات سو گاڑیاں مغربی پاکستان میں اور اکیس ہزار تین سو تینتیس گاڑیاں کراچی میں تھیں۔ موٹر گاڑیوں میں نجی کاروں کی تعداد انتیس ۲۹ ہزار آٹھ سو تراسی ہے۔ دوسری گاڑیوں کی تفصیل یہ ہے:۔ موٹر سائیکلیں نو ہزار پانچ سو اٹھائیس ٹیکسی کاریں ایک ہزار نو سو بتیس بسیں سات ہزار اکسٹھ۔ ٹرک گیارہ ہزار نو سو پچانوے اور متفرق ایک ہزار نو سو اکہتر

صوبائی اعداد و شمار حسب ذیل ہے۔ مشرقی پاکستان کاریں چار ہزار سولہ۔ موٹر سائیکلیں پانچ سو پچیس ٹیکسی کاریں چار سو باسٹھ بسیں اکہزار پانچ سو چھبیس۔ ٹرک دو ہزار چار سو چون۔ اور متفرق تین سو تریپن

مغربی پاکستان ــ کاریں تیرہ ہزار آٹھ سو چوالیس موٹر سائیکلیں اڑھائی ہزار دو سو پچیس ٹیکسی کاریں نو سو بیالیس بسیں چار ہزار پانچ سو چھیالیس ٹرک چھ ہزار پانچ سو پچیس اور متفرق ایک ہزار چھ سو پچیس

کراچی ــ موٹر کاریں بارہ ہزار تینتیس۔ موٹر سائیکلیں چار ہزار سات سو اکہتر۔ ٹیکسی کاریں پانچ سو اٹھائیس۔ بسیں نو سو ستاسی اور ٹرک تین ہزار سولہ

ریاست سوات میں ہوائی اڈہ

ایبٹ آباد ۱۱ اگست مسٹر عبدالعلیم وزیر تعمیرات نے بتایا ہے کہ حکومت پاکستان نے سیاحت کی حوصلہ افزائی کے لئے ریاست سوات میں ایک ہوائی اڈہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ دوسرے ملکوں کے سیاح آسانی سے وادی کاغان کی سیر کر سکیں آپ نے کہا کہ شہری ہوابازی کا محکمہ اس سلسلہ میں ضروری قدم اٹھائے گا آپ نے کہا کہ سیاحت کی ترقی کی وجہ سے زر مبادلہ حاصل کرنے میں بڑی مدد ملے گی

آج وزیر تعمیرات نے زیر تعمیر چترال۔ گلگت روڈ کا معائنہ کیا اس سڑک کی تعمیر کا کام بند رہا ہے لیکن اب کام کی رفتار تیز کر دی گئی ہے

بھارتی فوج کی فائرنگ سے شدید جانی و مالی نقصانات

"ہم سرحدی تنازعات مہذب طریقہ سے طے کرنا چاہتے ہیں" (نہرو)

کراچی ۱۲ اگست۔ بھارتی فوج سلہٹ اور آسام کی مشترکہ سرحد سے پاکستان کے علاقے پر بدستور فائرنگ کر رہی ہے جس سے شدید جانی اور مالی نقصان پہنچ رہا ہے۔ تاہم پاکستان کے سرحدی علاقوں کے باشندوں کے حوصلے بلند ہیں۔

ڈھاکہ کی سرکاری اطلاعات کے مطابق پترا تزی پورہ سرحد پر فائرنگ بند ہو چکی ہے لیکن اس علاقے میں زبردست کشیدگی پائی جاتی ہے۔ سرحد کی تمام بھارتی چوکیوں میں بھارتی فوج متعین کر دی گئی ہے۔ اور اس کے لئے اسلحہ اور گولہ بارود بہم پہنچایا جا رہا ہے۔

کل پنڈت نہرو نے بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں (لوک سبھا) کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا "یہ امر بالکل یقینی ہے کہ ہمیں ہر قسم کی مداخلت سے اپنی سرحدوں کو بچانا ہے اور ان کی حفاظت کرنا ہے۔ لیکن ہم کسی ایسے طریقے سے کام نہیں کرنا چاہتے جس سے ہمارا اشتعال یا گھبراہٹ ظاہر ہوتی ہو۔ نہ ہم ایسے اقدامات کرنا چاہتے ہیں جن سے بڑے پیمانہ پر لڑائی شروع ہو جائے۔"

پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں اس موقف کا اعادہ کیا کہ بھارت اختلافات طے کرنے کے لئے ہر ایک بات پر مہذب طریقوں کو ترجیح دیتا ہے۔ انہوں نے کہا اگر ضرورت پڑی تو میں خود اس مسئلہ پر بات چیت کے لئے وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون سے تیار ہوں گا۔ پنڈت نہرو نے کہا مجھے ۹ اگست کو ملک فیروز خاں نون کی طرف سے ایک خط موصول ہوا تھا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ بھارت کے سرحدی حکام نے پاکستانی علاقہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ میں نے ۱۰ اگست کو ان کا جواب دے دیا ہے اور اپنے خط میں لکھا کہ ملک صاحب نے اپنے خط میں جو الزامات لگائے ہیں اور جو باتیں کہی ہیں وہ غلط ہیں۔

لبنان سے امریکی فوج کا جزوی انخلاء

واشنگٹن ۱۲ اگست۔ امریکی وزارت خارجہ سے گہرا تعلق رکھنے والے حلقوں نے اندازہ لگایا ہے کہ امریکہ کی طرف سے آج اعلان کر دیا جائے گا کہ جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے پیشتر بحری فوج کے ایک ہزار سپاہی لبنان سے نکال لئے جائیں گے۔ اس انخلاء کو علامتی انخلاء کہا جائے گا۔

نومسلم جرمن سیاح کی تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

کیا جائے یہ مقصد سائیکل کے سوا کسی اور ذریعۂ سفر کو اختیار کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہر چند کہ انسان کو صبر آزما حالات میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ لیکن ہر خطۂ زمین میں زندگی بسر کرنے اور ہر مقام کے لوگوں میں رہ کر ان کے حالات و واقعات کا مطالعہ کرنے کے جو دلچسپ مواقع سائیکل پر سفر کرنے کے دوران میسر آتے ہیں وہ ریل گاڑی موٹر یا جہازوں وغیرہ پر سفر کرنے سے میسر نہیں آ سکتے۔ اب میں ہر ملک ہی نہیں بلکہ ہر ملک کے مختلف علاقوں کو بچشم خود دیکھتا اور ان میں بسنے والے نئے نئے لوگوں کے جذبات و احساسات امنگوں اور خواہشات طور طریق اور رسم و رواج کا مطالعہ کرتا ہوا آ رہا ہوں۔ یہ مطالعہ میرے لئے بہت ہی دلچسپ ثابت ہوا ہے کہ جس کی پوری کیفیت کو بیان کرنا میرے لئے مشکل ہے۔

تقریر کے اختتام پر متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے اپنے قبول احمدیت کے حالات پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ مجھے ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۹ء تک یوگوسلاویہ میں جنگی قیدی کے طور پر زندگی گذارنی پڑی۔ وہاں مجھے بعض مسلمانوں سے ملنے اور اسلام کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ بعد ازاں جرمنی واپس آنے کے بعد میں نے جماعت احمدیہ کے مبلغ چوہدری عبد اللطیف صاحب مقیم ہیمبورگ سے رابطہ قائم کیا اور جب مجھ پر اسلام کی صداقت پوری طرح واضح ہو گئی تو ۱۹۵۵ء میں میں نے احمدیت قبول کر لی۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ جرمنی میں ایک بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو عیسائیت کو ایک دین کی حیثیت سے خیرباد کہہ چکے ہیں اور دینی روحانی تسکین کے لئے ایک نئے دین کی تلاش میں ہیں۔

جلسہ میں ان احباب کی سہولت کے پیش نظر جو انگریزی نہیں جانتے۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم قائمقام وکیل التبشیر نے ترجمان کے فرائض سرانجام دیئے انہوں نے نہ صرف ان کی تقریر کا خلاصہ اردو میں بیان کیا ۴

۴۔ بلکہ سوالات اور ان کے جواب کے اردو ترجمہ سے بھی احباب کو آگاہ فرمایا۔

ڈاؤ (DOW) میڈیکل کالج کراچی میں داخلہ

اور انٹرویو کی تاریخوں میں توسیع

بسلسلہ اعلان گزشتہ جملہ متعلقین کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فرسٹ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کلاس ڈاؤ کالج میں داخلہ اور انٹرویو کی تاریخوں میں بطریق ذیل توسیع کر دی گئی ہے۔

۱۔ درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ:۔
۸ ستمبر ۱۹۵۶ء۔ چار بجے شام تک

۲۔ انٹرویو کے لئے تاریخیں:۔
۱۲ اور ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء۔ ساڑھے نو بجے صبح

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم سید جمال یوسف صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو مورخہ ۷ اگست ۱۹۵۶ء بروز جمعرات پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم سیٹھ محمد سعید صاحب کی پوتی اور مکرم سید کرم شاہ صاحب تلونڈی راہ والی ضلع گوجرانوالہ کی نواسی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴